رسائل و مسائل

کیا حضرت علیؓ حق پر تھے؟

سوال۔ میں ایک مسئلہ میں آپ کی رہنمائی کا طالب ہوں۔ وہ یہ ہے کہ آپ نے محرم کے ایام میں اپنی ایک تقریر میں فرمایا ہے کہ حق علیؓ کے ساتھ تھا۔ اس کا مطلب تو یہی نکلا کہ حضرت علیؓ کے مقابلہ میں آنے والے لوگ باطل پر تھے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ حضرت علیؓ کی تین گروہوں کے ساتھ خونریز لڑائیاں ہوئیں لیکن انہوں نے حدود اللہ سے تجاوز نہ کیا اور مقابل گروہ کے افراد کو نہ تو کبھی قتل کیا اور نہ ان کے بیوی بچے لونڈی غلام بنائے۔ آخر حضرت علیؓ نے کونسی لڑائی میں فتح پائی تھی کہ وہ یہ انداز اختیار کرتے؟

حضرت علیؓ کو حضورؐ کی وفات کے بعد حکومت کی ہمیشہ خواہش رہی۔ روایات کے مطابق انہوں نے کافی عرصہ تک حضرت صدیقؓ کی بیعت نہیں کی۔ حضرت عمرؓ نے جب چھ آدمیوں پر مشتمل کمیٹی قائم کی تو ان میں حضرت علیؓ بھی تھے۔ باقی اصحاب تو دست بردار ہو گئے لیکن جب حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کا معاملہ آیا تو عثمانؓ متفقہ طور پر خلیفہ چن لیے گئے۔ جس پر حضرت علیؓ بڑے برہم ہوئے اور مسجد سے باہر نکل گئے اور بعد میں آکر بیعت کی۔ اس کے بعد جب خود حضرت علیؓ کو خلیفہ چنا گیا تو چننے والے مدینے کے چند اصحاب ہی تھے کیا وہاں بڑے بڑے صحابہ موجود تھے؟ کیا حضرت معاویہؓ کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ ان کی خواہ مخواہ بیعت کرتے؟

اسی طرح جب حضرت حسینؓ کا وقت آیا تو سب صحابہ نے انہیں کوفہ جانے سے منع بھی کیا لیکن آپؓ نے کسی کی بات بھی نہ سنی۔ آپ ہی فرمائیں کہ ایک منظم حکومت کے مقابلہ میں

جب کہ سوائے ہلاکت کے کچھ نظر نہ آتا ہو، مقابلہ کے لیے نکل کھڑا ہونا کوئی دانشمندانہ اقدام ہے؟ کیا اسلام یہی تعلیم دیتا ہے۔ ایسے مواقع پر جبکہ بالکل انسان بے بس ہو کسی منظم حکومت کے خلاف اُٹھ کھڑا ہو تو اس کا انجام ایسا ہی ہو گا۔

جواب۔ آپ کا عنایت نامہ ملا۔ آپ نے جو سوالات چھیڑے ہیں ان کا مفصل جواب دوں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ایک طویل مضمون لکھوں جس کے لیے میرے پاس وقت نہیں۔ اور مختصر جواب دوں تو وہ آپ کو مطمئن کرنے میں اس سے زیادہ ناکام ہو گا جتنی اس تقریر کی رپورٹ ناکام ہوئی ہے جس پر آپ نے یہ سوال اٹھائے ہیں۔ کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ آپ میرے یہ خیالات معلوم کرنے کے بعد خود اس مسئلے پر مطالعہ کرتے اور اصل حقائق معلوم کرنے کی کوشش کرتے؟ آپ کو شاید معلوم نہیں ہے کہ امام ابوحنیفہ جیسے محتاط فقیہ کی رائے بھی یہی تھی کہ حضرت علیؓ کی جتنی لڑائیاں بھی مختلف گروہوں سے ہوئیں ان میں حق حضرت علی ہی کے ساتھ تھا۔ بلکہ جنگِ صفین میں حضرت عمار بن یاسر کی شہادت کے بعد ہی علمائے اہلِ سنت کا اس بات پر اجماع ہو گیا تھا کہ فریقِ مقابل کی حیثیت باغی گروہ کی ہے، کیونکہ حضورؐ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ عمار بن یاسر کو ایک فئہ باغیہ قتل کرے گی۔ آپ نے اس بات کو بھی فراموش کر دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی ایک اور پیشگوئی کی رُو سے خلافت کا دَور حضورؐ کے بعد تیس سال تک تھا اور اس کے بعد ملوکیت شروع ہو گئی۔ اس اعتبار سے حضرت علیؓ کی خلافت کو خود حضورؐ کی توثیق حاصل ہے اور امیر معاویہؓ کی حکومت خلافت کے بجائے بادشاہی قرار پاتی ہے۔ آپ نے یہ بات بھی نظر انداز کر دی کہ علمائے اہلِ سنت بالاتفاق حضرت علیؓ کو چوتھا خلیفۂ راشد مانتے ہیں، اس کو انہوں نے عقائدِ اہلِ سنت کی کتابوں میں ثبت کیا ہے، اور صدیوں سے منبروں پر اس کا اعلان ہو رہا ہے تاکہ شیعہ اور خوارج سے اہلِ سنت کے مسلک کا امتیاز واضح ہو۔ اس کے برعکس مجھے کسی ایک بھی قابلِ ذکر عالم کا نام معلوم نہیں ہے جس نے امیر معاویہ کو خلفائے راشدین میں شمار کیا ہو۔ آپ نے اس بات کا بھی کوئی لحاظ نہیں کیا کہ تمام فقہائے اہلِ سنت اپنی کتابوں میں خلفاء اربعہ کے فیصلوں کے نظائر